BACKGROUNDERS
Press Information Bureau
Government of India

ورثے کا پہیہ گھمانا

سارناتھ کا عالمی ورثے کی فہرست تک کا سفر

ہندوستان کے بھرپور ثقافتی ورثے کو ایک اور عالمی اعزاز حاصل ہوا ہے، جب جنوبی کوریا کے شہر بوسان میں عالمی ورثے کی کمیٹی کے 48ویں اجلاس میں سارناتھ کے قدیم بدھ مت کے مقام کو یونیسکو کی عالمی ورثے کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ سارناتھ وہ مقام ہے جہاں بھگوان بدھ نے اپنا پہلا خطبہ دیا تھا، اور یہ ان کی زندگی سے وابستہ بدھ مت کے چار اہم ترین زیارتی مقامات میں سے ایک ہے۔ اس شمولیت کے ساتھ ہندوستان میں یونیسکو کے عالمی ورثے کے مقامات کی تعداد 45 ہو گئی ہے، جس سے ملک عالمی سطح پر چھٹے اور ایشیا پیسیفک خطے میں دوسرے نمبر پر آ گیا ہے۔ یہ پیش رفت بدھ مت کی جائے پیدائش کے طور پر ہندوستان کی شناخت کو مزید مستحکم کرتی ہے اور غیر معمولی عالمی قدر کے حامل ورثے کے تحفظ کے لیے اس کے عزم کو بھی تقویت دیتی ہے۔

بھارت کے ورثے کے لئے ایک سنگ میل

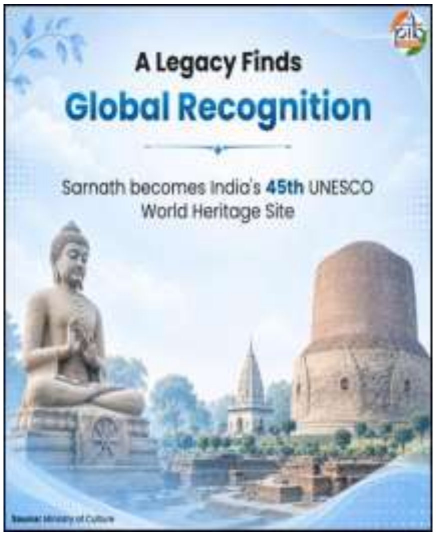

ورثہ محض ماضی کی یادگار نہیں، بلکہ حال کی تشکیل اور مستقبل کی رہنمائی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ ان کہانیوں، روایات اور اقدار کی عکاسی کرتا ہے جنہیں مختلف معاشرے محفوظ رکھتے ہیں اور نسل در نسل منتقل کرتے ہیں۔ ثقافتی اور قدرتی ورثہ کی شناخت، علم اور تحریک کے ایسے انمول ذرائع ہیں جن کا کوئی متبادل نہیں۔

مورخہ 25 جولائی 2026 کی شام، جنوبی کوریا کے شہر بوسان میں منعقدہ عالمی ورثہ کمیٹی کے 48ویں اجلاس کے دوران سارناتھ کے قدیم بدھ مت کے آثار کو یونیسکو کی عالمی ورثے کی فہرست میں شامل کر لیا گیا۔ اس اندراج کے ساتھ ہندوستان میں یونیسکو کے تسلیم شدہ عالمی ورثے کے مقامات کی تعداد 45 ہو گئی ہے۔

یہ اعزاز عالمی ورثے کی فہرست میں محض ایک نئے مقام کے اضافے تک محدود نہیں، بلکہ ہندوستان کے اس گراں قدر ثقافتی ورثے کا اعتراف بھی ہے جس کی تشکیل متنوع روایات، غیر معمولی طرز تعمیر اور ایک طویل تاریخی پس منظر کے امتزاج سے ہوئی ہے۔ یہ پیش رفت عالمی ورثہ کنونشن کی روح کو بھی مزید تقویت دیتی ہے، جس کا مقصد 196 رکن ممالک کے اشتراک سے ایسے مقامات کا تحفظ یقینی بنانا ہے جو غیر معمولی عالمی اہمیت کے حامل ہیں، تاکہ موجودہ اور آنے والی نسلیں بھی ان سے مستفید ہو سکیں۔

اقوام متحدہ کا تعلیمی، سائنسی و ثقافتی ادارہ (یونیسکو) ثقافتی اور قدرتی ورثے کی شناخت، تحفظ اور نگہداشت کو فروغ دیتا ہے، خصوصاً ایسے ورثے کو جو پوری انسانیت کے لیے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہو۔ اس عزم کی بنیاد عالمی ثقافتی اور قدرتی ورثے کے تحفظ سے متعلق کنونشن ہے، جسے یونیسکو نے 1972 میں منظور کیا تھا۔

جولائی 2026 تک یونیسکو کی عالمی ورثے کی فہرست میں 173 ممالک کے مجموعی طور پر 1,273 مقامات شامل تھے، جن میں 991 ثقافتی، 240 قدرتی اور 42 مخلوط نوعیت کے مقامات شامل ہیں۔ اکتوبر 2024 تک، عالمی ورثہ کنونشن کی توثیق کرنے والے رکن ممالک کی تعداد 196 ہو چکی تھی، جس کے باعث یہ کنونشن اقوام متحدہ کے اداروں کے تحت تسلیم شدہ اور نمایاں ترین بین الاقوامی معاہدوں میں شمار ہوتا ہے۔

عالمی ورثے کا تصور اپنی نوعیت میں منفرد ہے، کیونکہ اس کی اہمیت قومی سرحدوں سے ماورا ہے۔ اگرچہ یہ مقامات مختلف ممالک کی جغرافیائی حدود کے اندر واقع ہیں، تاہم ان کی اہمیت پوری انسانیت کے لیے ہے۔ انہیں ایک مشترکہ انسانی ورثے کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے، جس کا تحفظ اور نگہداشت اجتماعی ذمہ داری ہے، تاکہ اسے آنے والی نسلوں کے لیے بھی محفوظ رکھا جا سکے۔

سارناتھ کی کہانی

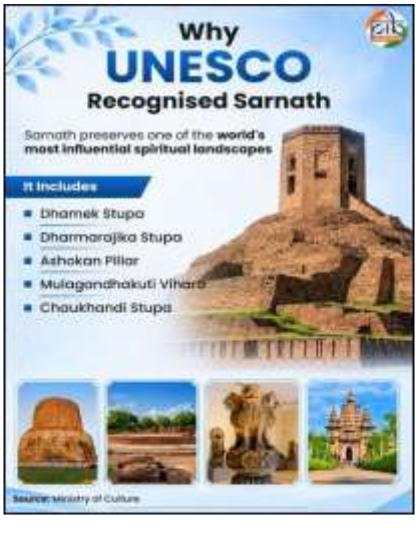

سارناتھ کو بدھ مت کی روایت میں ایک خصوصی مقام حاصل ہے۔ اتر پردیش کے شہر وارانسی میں واقع یہ مقام بدھ مت کے چار اہم ترین زیارتی مراکز میں سے ایک ہے۔ یونیسکو کی عالمی ورثے کی فہرست میں اس کا اندراج دو باہم مربوط حصوں پر مشتمل ہے: چوکھنڈی اسٹوپا اور سارناتھ کے آثار قدیمہ۔ اس آثار قدیمہ کے مجموعے میں دھمیک اسٹوپا، دھرم راجیکا اسٹوپا، مولا گندھا کٹی وہار، اشوک کا ستون اور متعدد دیگر قدیم آثار شامل ہیں۔ یہ تمام یادگاریں مل کر اس تاریخی مقام کے قدیم منظر نامے اور تہذیبی ورثے کو محفوظ رکھتی ہیں۔

بدھ مت کی روایات میں رِشی پتَن، اِشی پتَن اور مرگ دَاوا کے ناموں سے معروف سارناتھ وہ مقام ہے جہاں گوتم بدھ نے چھٹی صدی قبل مسیح میں اپنا پہلا وعظ دیا۔ یہ وعظ، جسے 'دھرم چکر پرورتن' یا 'دھرم کے پہیے کا گردش میں آنا' کہا جاتا ہے، بدھ سنگھ کے قیام اور آٹھ گنا راستے کے اصولوں کے فروغ کا نقطۂ آغاز ثابت ہوا۔

صدیوں کے دوران شاہی سرپرستی، خانقاہی روایات اور عوامی عطیات کے نتیجے میں سارناتھ نے بتدریج ترقی کی۔ بدھ کے پہلے وعظ اور ان کے ابتدائی پانچ شاگردوں سے ملاقات سے وابستہ اس مقام کے گرد متعدد اسٹوپا، مندر اور وہار تعمیر کیے گئے۔ یہ تاریخی مقام تقریباً سولہ صدیوں پر محیط مسلسل ارتقا کی عکاسی کرتا ہے۔ یہاں کی یادگاریں موریہ سلطنت سے قبل کے دور یعنی چوتھی تا تیسری صدی قبل مسیح، سے لے کر بارہویں صدی عیسوی تک کے مختلف ادوار سے تعلق رکھتی ہیں، جب سارناتھ زوال پذیر ہوا اور بالآخر تباہی سے دوچار ہوا۔ اس کے بعد یہ مقام طویل عرصے تک گمنامی میں رہا، یہاں تک کہ اٹھارہویں صدی میں اسے دوبارہ دریافت کیا گیا۔

عالمی ورثے میں شمولیت کا سفر

سارناتھ کو عالمی ورثے کے طور پر تسلیم کیے جانے کا سفر ایک طویل اور محتاط عمل کا نتیجہ ہے۔ اس قدیم تاریخی مقام کو 1998 میں ہندوستان کی عالمی ورثے کی عارضی فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔

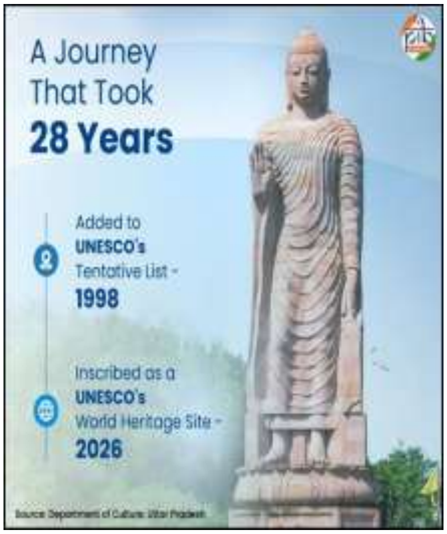

اس کی عالمی ورثے کی فہرست میں شمولیت کی تجویز جنوری 2025 میں عالمی ورثہ کمیٹی کے غور و خوض کے لیے پیش کی گئی۔ اس کے بعد تقریباً اٹھارہ ماہ پر مشتمل ایک جامع عمل جاری رہا، جس میں یونیسکو کے مشاورتی اداروں کے ساتھ تکنیکی اجلاس اور مجوزہ مقام کی اہمیت و معیار کا جائزہ لینے کے لیے انٹرنیشنل کونسل آن مونومنٹس اینڈ سائٹس (آئی سی او ایم او ایس) کا جائزہ مشن شامل تھا۔ یونیسکو کے مشاورتی اداروں میں سے ایک کی حیثیت سے آئی

سی او ایم او ایس عالمی ورثے کی فہرست میں شامل کیے جانے کے لیے پیش کردہ ثقافتی اور مخلوط نوعیت کے مقامات کا جائزہ لیتا ہے۔ اس طویل عمل کا اختتام جنوبی کوریا کے شہر بوسان میں عالمی ورثہ کمیٹی کے 48ویں اجلاس میں کیے گئے تاریخی فیصلے پر ہوا۔

سارناتھ کے قدیم بدھ مت کے آثار کو عالمی ورثے کی فہرست میں شامل کرنے کے لیے عالمی ورثہ کنونشن کے تحت مقرر کردہ معیار (iii) اور (vi) کی بنیاد پر نامزد کیا گیا تھا۔

معیار (iii) یہ معیار سارناتھ کی دیرپا روحانی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے، کیونکہ یہ بدھ مت کے چار اہم ترین زیارتی مراکز میں سے ایک ہے۔ اس اہمیت کا اظہار یہاں صدیوں کے دوران تعمیر اور از سرِ نو تعمیر کی جانے والی متعدد مذہبی عمارتوں اور یادگاروں سے ہوتا ہے۔

معیار (vi) یہ معیار سارناتھ کے ان واقعات سے براہِ راست اور ٹھوس تعلق کو تسلیم کرتا ہے جو گوتم بدھ کی زندگی سے وابستہ ہیں اور بدھ مت کے پیروکاروں کے لیے غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں۔ ان واقعات میں بدھ کا پہلا وعظ اور بودھ گیا میں سمبودھی (روشن ضمیری یا عرفان کامل) حاصل کرنے کے بعد اپنے ابتدائی شاگردوں سے ملاقات شامل ہیں۔ سارناتھ میں صدیوں کے دوران تعمیر ہونے والی متعدد یادگاریں ان واقعات، بدھ کی تعلیمات اور تری رتن (تین جواہر) کے تصور کی مسلسل اہمیت کی عکاسی کرتی ہیں۔

سارناتھ کا عالمی ورثے کی فہرست میں اندراج عالمی ورثہ کنونشن کے وسیع تر مقاصد کی بھی ترجمانی کرتا ہے۔ یونیسکو کا مقصد ایسے ورثے کا تحفظ اور فروغ یقینی بنانا ہے جو غیر معمولی عالمی اہمیت کا حامل ہو، تاکہ موجودہ اور آنے والی نسلیں بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔

سارناتھ: امن کا عالمی ورثہ

سارناتھ محض ایک آثارِ قدیمہ کا مقام نہیں، بلکہ دنیا بھر کے بدھ مت کے پیروکاروں کے لیے ایک اہم عالمی زیارتی مرکز بھی ہے۔ جاپان، تھائی لینڈ، سری لنکا، میانمار، ویتنام، جنوبی کوریا، کمبوڈیا، منگولیا اور دیگر متعدد ممالک سے بدھ مت کے پیروکار یہاں زیارت کے لیے آتے ہیں۔ دنیا کے مقدس ترین بدھ مت زیارتی مراکز میں شمار ہونے کے باعث سارناتھ بدھ مت کی جائے پیدائش کے طور پر ہندوستان کی شناخت کو مزید تقویت دیتا ہے اور بدھ مت کے پیروکار ممالک کے ساتھ ثقافتی روابط اور بین الاقوامی تعاون کو فروغ دینے میں ایک اہم پل کا کردار ادا کرتا ہے۔

سارناتھ کی عالمی ورثے کی فہرست میں شمولیت کے ساتھ گوتم بدھ کی زندگی سے وابستہ چار اہم ترین بدھ مت زیارتی مقامات میں سے تین اب یونیسکو کی عالمی ورثے کی فہرست میں شامل ہو چکے ہیں۔ ان میں نیپال کا لومبینی، بہار میں بودھ گیا کا مہابودھی مندر اور اتر پردیش کا سارناتھ شامل ہیں۔ یہ مقامات بھارت میں سانچی، نالندہ اور اجنتا، سری لنکا میں انورادھاپور، بنگلہ دیش میں پہاڑپور اور موجودہ پاکستان میں ٹیکسلا اور تختِ بھائی جیسے دیگر اہم بدھ مت عالمی ورثے کے مقامات کے ساتھ ایک وسیع تاریخی و تہذیبی ورثے کا حصہ ہیں۔

یہ عالمی اعتراف سارناتھ کی غیر معمولی عالمی اہمیت کے حامل ورثے کے تحفظ کے لیے ہندوستان کے عزم کی بھی توثیق کرتا ہے۔ حکومت کی جانب سے سیاحت کا پائیدار انتظام یقینی بنایا جائے گا اور حفاظتی حدود (بفر زون) میں غیر منصوبہ بند تعمیر و ترقی کی روک تھام کی جائے گی تاکہ اس تاریخی مقام کی اصلیت اور سالمیت کو آنے والی نسلوں کے لیے برقرار رکھا جا سکے۔

ہندوستان کے عالمی ورثے کی کامیابی میں معاون اداروں کا کردار

ہر کامیاب نامزدگی کے پس پشت کئی برسوں پر محیط ادارہ جاتی تیاری اور مربوط کوششیں کارفرما ہوتی ہیں۔ عالمی ورثے کے مقامات کے حوالے سے ہندوستان کی حکمت عملی مرکزی اداروں، ریاستی حکومتوں اور بین الاقوامی تنظیموں کے درمیان قریبی رابطے اور تعاون پر مبنی ہے۔

وزارت ثقافت

وزارت ثقافت ثقافتی امور کے سلسلے میں یونیسکو کے ساتھ ہندوستان کے روابط کی قیادت کرتی ہے۔ یہ یونیسکو کے ثقافتی کنونشنز کے تحت ہندوستان کی ذمہ داریوں پر عمل درآمد اور عالمی ورثے کے مقامات اور غیر مادی ثقافتی ورثے کے عناصر کی نامزدگیوں میں رابطہ کاری کا فریضہ انجام دیتی ہے۔ اس کے

علاوہ، وزارت بین الاقوامی سطح پر ورثے کے تحفظ کے معیارات کے فروغ اور یونیسکو کے ذریعے ثقافتی سفارت کاری اور بین الاقوامی ثقافتی تعاون کو مستحکم بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

محکمہ آثار قدیمہ: ہندوستان

محکمہ آثارِ قدیمہ (آرکالوجیکل سروے آف انڈیا-اے ایس آئی)، حکومت ہندوستان کی جانب سے عالمی ورثے سے متعلق امور کا مرکزی ذمہ دار ادارہ ہے۔ یہ ملک بھر میں مرکزی حکومت کے زیر تحفظ 3,688 تاریخی یادگاروں کی دیکھ بھال اور تحفظ کا فریضہ انجام دیتا ہے، جن میں عالمی ورثے کے 28 مقامات بھی شامل ہیں۔

محکمہ دو اہم قوانین، یعنی قدیم یادگاروں اور آثار قدیمہ کے مقامات و باقیات کا قانون، 1958 اور نوادرات وفنون لطیفہ کے خزانوں کا قانون 1972 کے نفاذ کی ذمہ داری بھی ادا کرتا ہے۔ مزید برآں، یہ سیاحوں اور زائرین کی سہولت کے لیے پینے کے پانی، بیت الخلا، آمد ورفت کے راستوں اور سبزہ کاری جیسی بنیادی سہولیات فراہم کرتا ہے۔

ہر یادگار کی مخصوص ضروریات اور دستیاب وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے تحفظ اور دیکھ بھال کا کام باقاعدگی سے انجام دیا جاتا ہے۔ ان اقدامات کا بنیادی مقصد تاریخی یادگاروں کی حفاظت، ان کی پائیدار نگہداشت اور ان کی تاریخی و ثقافتی اہمیت کو آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ بنانا ہے۔

ہندوستان کی عالمی ورثے کی فہرست میں توسیع

ہمارا ورثہ محض پتھروں، تحریروں یا کھنڈرات تک محدود نہیں، بلکہ اس کی روح مندروں کی دیواروں سے سرگوشی کرتی تاریخ، قدیم قلعوں پر کندہ نقش و نگار اور نسل در نسل منتقل ہونے والے لوک گیتوں میں بھی جلوہ گر ہے۔ یہ ورثہ ہندوستانی تہذیب کی داستان بیان کرتا ہے اور ملک کے وسیع، متنوع اور گراں قدر ثقافتی و قدرتی ورثے کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔

ملک	عالمی ثقافتی ورثہ کے مقامات (جولائی 2026 تک)
اٹلی	62
چین	61
فرانس	56
جرمنی	55
سپین	50
انڈیا	**45**
میکسیکو	36

ملک	عالمی ثقافتی ورثہ کے مقامات (جولائی 2026 تک)
برطانیہ	35
روس	33

آج ہندوستان میں یونیسکو کے عالمی ورثے کے 45 مقامات موجود ہیں، جن میں 37 ثقافتی، 7 قدرتی اور ایک مخلوط نوعیت کا مقام شامل ہے۔ اس تعداد کے ساتھ ہندوستان عالمی سطح پر چھٹے اور ایشیا بحرالکاہل کے خطے میں دوسرے نمبر پر ہے۔

ہندوستان کے عالمی ورثے میں ابتدائی اندراجات ایک ہی سال میں عمل میں آئے۔ آگرہ کا قلعہ، تاج محل، ایلورا کی غاریں اور اجنتا کی غاریں 1983 میں یونیسکو کی عالمی ورثے کی فہرست میں شامل کی گئیں۔ یہ اس فہرست کا نقطۂ آغاز تھا، جس میں وقت کے ساتھ قلعے، مندر، غاریں، ریلوے لائنیں، باؤلیاں، منصوبہ بند شہر اور قومی پارک شامل ہوتے گئے۔

گزشتہ سال پیرس میں یونیسکو کے صدر دفتر میں منعقدہ عالمی ورثہ کمیٹی کے 47ویں اجلاس کے دوران 'ہندوستان کے مراٹھا فوجی مناظر' کو عالمی ورثے کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ رواں سال بوسان میں کمیٹی کے 48ویں اجلاس میں سارناتھ کی شمولیت کے ساتھ ہندوستان کے عالمی ورثے کے مقامات کی تعداد 45 ہو گئی ہے۔ اس طرح ہندوستان عالمی درجہ بندی میں چھٹے اور ایشیا بحرالکاہل کے خطے میں دوسرے مقام پر برقرار ہے۔

ہندوستان کی عالمی ورثے کی عارضی فہرست میں بھی توسیع ہوئی ہے، جس میں اب 69 مقامات شامل ہیں۔ کسی بھی مقام کو عالمی ورثے کی حتمی فہرست میں شامل کرنے کے لیے نامزدگی کے عمل میں عارضی فہرست میں اندراج پہلا لازمی مرحلہ ہے۔

بھارت میں یونیسکو کے عالمی ورثے کے مقامات کی فہرست:

سال	مقام	ریاست/مرکز کے زیر انتظام علاقے	زمرہ
1983	آگرہ کا قلعہ	اتر پردیش	ثقافتی

سال	مقام	ریاست/مرکز کے زیرانتظام علاقے	زمرہ
1983	اجنتاغار	مہاراشٹر	ثقافتی
1983	ایلوراغاروں	مہاراشٹر	ثقافتی
1983	تاج محل	اترپردیش	ثقافتی
1984	سورج مندر، کونارک	اوڈیشہ	ثقافتی
1984	مہابلی پورم میں یادگاروں کا گروپ	تمل ناڈو	ثقافتی
1985	قاضی رنگانیشنل پارک	آسام	قدرتی
1985	کیولادیو نیشنل پارک	راجستھان	قدرتی
1985	مانس وائلڈ لائف سینکچری	آسام	قدرتی
1986	کھجوراہو گروپ آف مونومنٹس	مدھیہ پردیش	ثقافتی
1986	فتح پور سیکری	اترپردیش	ثقافتی
1986	گوا کے گرجاگھر اور کانونٹس	گوا	ثقافتی
1986	ہمپی میں یادگاروں کا گروپ	کرناٹک	ثقافتی
1987	سندربن نیشنل پارک	مغربی بنگال	قدرتی
1987	ایلیفینٹ کیو	مہاراشٹر	ثقافتی
1987	پٹاڈکل میں یادگاروں کا گروپ	کرناٹک	ثقافتی
1987، 2004	گریٹ لیونگ چولا مندر	تمل ناڈو	ثقافتی
1988، 2005	نندادیوی اور وادی آف فلاورز نیشنل پارکس	اتراکھنڈ	قدرتی
1989	سانچی میں بدھ مت کی یادگاریں	مدھیہ پردیش	ثقافتی
1993	ہمایوں کا مقبرہ، دہلی	دہلی	ثقافتی
1993	قطب مینار اور اس کی یادگاریں، دہلی	دہلی	ثقافتی
1999، 2005، 2008	ماؤنٹین ریلوے آف انڈیا	ڈبلیوبی، تمل ناڈو، ایچ پی	ثقافتی

سال	مقام	ریاست/مرکز کے زیرانتظام علاقے	زمرہ
2002	بودھ گیا میں مہابودھی مندر کمپلیکس	بہار	ثقافتی
2003	بھیم بیٹکا کے راک شیلٹرز	مدھیہ پردیش	ثقافتی
2004	چمپانیر-پاواگڑھ آثار قدیمہ کا پارک	گجرات	ثقافتی
2004	چھترپتی شیواجی ٹرمینس	مہاراشٹر	ثقافتی
2007	لال قلعہ کمپلیکس	دہلی	ثقافتی
2010	جنتر منتر، جے پور	راجستھان	ثقافتی
2012	مغربی گھاٹ	کرناٹک، کیرالہ، مہاراشٹر، تمل ناڈو	قدرتی
2013	راجستھان کے پہاڑی قلعے	راجستھان	ثقافتی
2014	گریٹ ہمالیائی نیشنل پارک کنزرویشن ایریا	ہماچل پردیش	قدرتی
2014	پٹن میں رانی کی واو (ملکہ کا سٹیپ ویل)	گجرات	ثقافتی
2016	نالندہ مہاویہار کے آثار قدیمہ کی جگہ	بہار	ثقافتی
2016	کھنگچنڈزونگا نیشنل پارک	سکم	ملا ہوا
2016	لی کوربسیئر کا تعمیراتی کام	چندی گڑھ	ثقافتی
2017	احمد آباد کا تاریخی شہر	گجرات	ثقافتی
2018	ممبئی کے وکٹورین گوتھک اور آرٹ ڈیکو کے جوڑ	مہاراشٹر	ثقافتی
2019	جے پور سٹی	راجستھان	ثقافتی
2021	دھولاویرا: ہڑپہ کا ایک شہر	گجرات	ثقافتی
2021	کاکتیہ رودریشورا (راماپا) مندر	تلنگانہ	ثقافتی
2023	ہوئیسالا کے مقدس جوڑ	کرناٹک	ثقافتی
2023	شانتی نکیتن	مغربی بنگال	ثقافتی
2024	موئڈیمس-آہوم خاندان کا ٹیلے کو دفن کرنے کا نظام	آسام	ثقافتی
2025	ہندوستان کے مراٹھا فوجی مناظر	مہاراشٹر، تمل ناڈو	ثقافتی

سال	مقام	ریاست/مرکز کے زیر انتظام علاقہ	زمرہ
2026	سارناتھ کا قدیم بدھ مت کا مقام	اتر پردیش	ثقافتی

ہندوستان کے گراں قدر ثقافتی ورثے کے فروغ کے لیے حکومتی اقدامات

ہندوستان نے اپنے وسیع ثقافتی اور قدرتی ورثے کے تحفظ، بحالی اور فروغ کے لیے متعدد اہم اقدامات کیے ہیں۔ یہ اقدامات ملک کی لازوال روایات اور تاریخی خزانوں کو محفوظ رکھنے کے حکومتی عزم کی عکاسی کرتے ہیں۔ تحفظ و بحالی، ڈجیٹلائزیشن، بین الاقوامی تعاون اور عوامی شمولیت کے ذریعے ہندوستان کے گراں قدر ورثے کی حفاظت کے لیے منظم کوششیں جاری ہیں۔

نوادرات کی وطن واپسی

ہندوستان اب تک 669 نوادرات وطن واپس لا چکا ہے، جن میں سے 656 نوادرات 2014 کے بعد واپس لائے گئے۔ اس عمل میں وزارت ثقافت، محکمۂ آثار قدیمہ، بیرون ملک ہندوستانی سفارتی مشنز اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
حال ہی میں امریکی قانون نافذ کرنے والے اداروں نے فنون لطیفہ سے تعلق رکھنے والے 657 ہندوستانی نوادرات ہندوستانی سفارت خانہ کے حوالے کیے۔ وطن واپس لائے جانے والے اہم نوادرات میں چولا عہد کا شیونٹ راج، سنت سندرار کا پرویائی کے ساتھ مجسمہ اور سوماسکند شامل ہیں۔

اپنائیں ایک ورثہ

ستمبر 2017 میں شروع کیے گئے اس پروگرام کو ستمبر 2023 میں از سرِ نو تشکیل دے کر 'اپنائیں ایک ورثہ 2.0' کے نام سے متعارف کرایا گیا۔ اس پروگرام کے تحت نجی کمپنیوں، سرکاری شعبے کے اداروں، غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز)، ٹرسٹس اور انجمنوں کے ساتھ اشتراک عمل کے لیے ایک منظم فریم ورک فراہم کیا گیا ہے۔
اس پروگرام کا بنیادی مقصد قومی اہمیت کی حامل محفوظ تاریخی یادگاروں میں زائرین کے لیے موزوں سہولیات کی ترقی اور دیکھ بھال کو یقینی بنانا ہے۔ اس مقصد کے لیے کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (سی ایس آر) کے تحت مالی معاونت اور دیگر ذرائع سے تعاون حاصل کیا جاتا ہے، تاکہ تاریخی مقامات پر آنے والے سیاحوں اور زائرین کے تجربے کو بہتر بنایا جا سکے۔

مارچ 2026 تک ''اپنائیں ایک ورثہ 2.0'' پروگرام کے تحت مجموعی طور پر 30 مفاہمتی یادداشتوں (ایم او یوز) پر دستخط کیے جا چکے ہیں۔

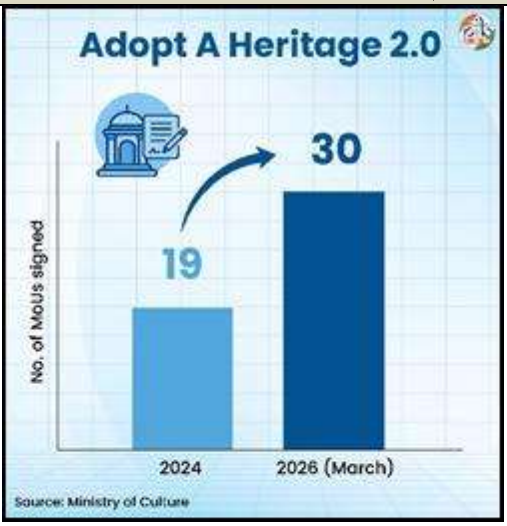

یہ پروگرام تاریخی مقامات کے بہتر انتظام اور عوامی شمولیت میں اضافے کے حوالے سے نمایاں نتائج پیش کر رہا ہے۔ اس کا اظہار ان تاریخی یادگاروں پر آنے والے زائرین کی بڑی تعداد سے ہوتا ہے جنہیں اس پروگرام کے تحت اپنایا گیا ہے۔ مالی سال 2024–25 کے دوران ان مقامات پر مجموعی طور پر ایک کروڑ 35 لاکھ 90 ہزار زائرین کی آمد ریکارڈ کی گئی۔

یہ اعداد و شمار تاریخی ورثے کے مقامات میں عوام کی گہری دلچسپی کی عکاسی کرتے ہیں۔ ساتھ ہی، یہ اس امر کی نشاندہی بھی کرتے ہیں کہ پروگرام کے تحت بہتر سہولیات، خدمات اور موقع پر فراہم کی جانے والی معاونت، زائرین کے تجربے کو بہتر بنانے اور ان کی شمولیت بڑھانے میں معاون ثابت ہو رہی ہیں۔

گیان بھارتَم مشن

سن 2025 میں شروع کیا گیا گیان بھارتَم مشن حکومت ہندوستان کا ایک اہم اور مرکزی پروگرام ہے، جس کا مقصد ملک کے وسیع قلمی نسخوں کے ورثے کو محفوظ بنانا، ڈجیٹل شکل میں منتقل کرنا اور عام لوگوں تک پہنچانا ہے۔ یہ مشن قلمی نسخوں میں محفوظ قدیم علمی روایات اور نظام ہائے علم کے تحفظ پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس کے تحت ڈجیٹل ذخائر اور تحفظ کے نیٹ ورکس کے ذریعے ان نسخوں کو تحقیقی مقاصد اور عوامی استفادے کے لیے قابل رسائی بنایا جا رہا ہے۔

یہ اقدام ان نازک اور قدیم قلمی نسخوں کے تحفظ کے لیے جدید ٹیکنالوجی کو بھی بروئے کار لاتا ہے، تاکہ انہیں محفوظ رکھتے ہوئے دنیا بھر کے محققین اور عام قارئین کے لیے دستیاب بنایا جا سکے۔

مزید برآں، قلمی نسخوں کی شناخت، دستاویز بندی اور ان کا جامع قومی ڈیٹا بیس تیار کرنے کے لیے مارچ 2026 میں قومی سروے برائے قلمی نسخہ جات (این ایم ایس) بھی شروع کیا گیا۔ اس سروے کے دوران اب تک 1.19 کروڑ سے زائد قلمی نسخوں کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔

ملک بھر میں ڈجیٹل شکل میں محفوظ کیے گئے قلمی نسخوں کی مجموعی تعداد 8 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ ان میں سے 4 لاکھ 40 ہزار سے زائد نسخے اس وقت گیان بھارتَم پورٹل پر عوامی رسائی کے لیے دستیاب ہیں، جہاں انہیں مطالعے کے موڈ میں دیکھا جا سکتا ہے اور ریاست کے لحاظ سے بھی تلاش کیا جا سکتا ہے۔

قومی آرکائیوز آف انڈیا بھی 'ابھلیکھ پٹل' پورٹل کے ذریعے تاریخی دستاویزات کو ڈجیٹل شکل میں محفوظ کر رہا ہے۔ فروری 2026 تک اس پورٹل پر تقریباً 18.23 کروڑ صفحات، 0.73 کروڑ حوالہ جاتی مواد اور 0.38 کروڑ ڈجیٹل ریکارڈ دستیاب تھے۔

قومی مشن برائے یادگار اور نوادرات

قومی مشن برائے یادگاروں اور نوادرات (این ایم اے)، محکمہ آثار قدیمہ، ہندوستان (اے ایس آئی) کے تحت نافذ کیا جا رہا ہے۔ یہ مشن ہندوستان کے تعمیر شدہ تاریخی ورثے اور نوادرات کا ایک مستند قومی ڈیٹا بیس تیار کر کے ان کے تحفظ میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

اس مشن کا بنیادی مقصد ملک بھر کی تاریخی یادگاروں اور نوادرات کی دستاویز بندی کرنا اور ان کی جامع فہرست مرتب کرنا ہے۔ اس عمل کے نتیجے میں حاصل ہونے والی معلومات تحفظ سے متعلق منصوبہ بندی، ترجیحات کے تعین اور جاری اقدامات کی نگرانی میں براہ راست معاون ثابت ہوتی ہیں، جس سے تاریخی ورثے کے تحفظ کے لیے زیادہ منظم اور مؤثر حکمت عملی اختیار کرنے میں مدد ملتی ہے۔

مارچ-2026 تک، قومی مشن برائے یادگاروں اور نوادرات (ایم ایم اے) کے تحت تعمیر شدہ ورثے اور تاریخی مقامات سمیت مجموعی طور پر 1.84 لاکھ یادگاروں کی دستاویز بندی کی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ ملک بھر میں 17.20 لاکھ نوادرات کا بھی ریکارڈ مرتب کیا گیا ہے۔

ماضی کا تحفظ، مستقبل کی تشکیل

ہندوستان کا ثقافتی ورثہ ایک زندہ میراث ہے، جو نسل در نسل لوگوں کو تحریک دینے، علم وآگہی فراہم کرنے اور باہمی روابط کو مستحکم بنانے کا ذریعہ بنتا رہا ہے۔ سارناتھ کا عالمی ورثے کی فہرست میں اندراج اس عزم کی عکاسی کرتا ہے کہ غیر معمولی اہمیت کے حامل مقامات کو محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ تعلیم، ثقافتی تبادلے اور پائیدار ترقی کے فروغ میں ان کے کردار کو بھی مزید مستحکم کیا جائے۔

مستقبل کی جانب پیش قدمی کرتے ہوئے، ہندوستان کے لیے اپنے ثقافتی ورثے کا تحفظ بدستور کلیدی اہمیت کا حامل رہے گا، تاکہ ملک کی تہذیبی میراث کو محفوظ رکھتے ہوئے اسے عالمی برادری کے ساتھ بھی مشترک کیا جاسکے۔

حوالہ جات

Ministry of Culture

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2260755&reg=48&lang=2
https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2243788&reg=48&lang=2
https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2289399&reg=48&lang=1
https://culture.gov.in/ministry/about-us
https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2293807&reg=48&lang=1
https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=158940&ModuleId=3&reg=48&lang=2
https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/187/AU2704_e4BQSu.pdf?source=pqals

UNESCO

https://www.unesco.org/en/world-heritage
https://whc.unesco.org/en/statesparties/in
https://whc.unesco.org/en/list/stat#s2
https://whc.unesco.org/en/list/

Department of Culture, Uttar Pradesh

https://www.facebook.com/photo?fbid=1356550013329538&set=pcb.1356550116662861
https://www.facebook.com/photo/?fbid=1356550016662871&set=pcb.1356550116662861
https://www.facebook.com/photo/?fbid=1356550023329537&set=pcb.1356550116662861

*****

ش ح-ظ الف-ش ب ن

UR No. 6675

Culture & Tourism

Turning the Wheel of Heritage

Sarnath’s Path to the World Heritage List

(Explainer ID: 159711)